روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۴ بدھ ۹ - جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۲۴ - نبوت ۱۳۷۲ ھش ۲۴ - نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح/دسمبر ۱۳۷۲ھ / ۱۹۹۳ء بروز اتوار، سوموار، منگل ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ محض اپنے فضل سے خیروبرکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب خداتعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے، تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا القا کر دیتا ہے، لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گذر جاتا ہے، اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں، مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے، تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۷)

اللہ تعالیٰ سے تعلق کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان اس کی مخلوق سے شفقت و پیار کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

جو شخص مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے وہ اس کے پیدا کردہ بندوں سے ایسے اختلاف نہیں رکھتا جو ان کے لئے مضرت کا باعث اور قوم و ملک کے اتحاد، یک جہتی کے لئے نقصان دہ اور انتشار کا موجب ہوں وہ ایسے اختلافات کو مٹا دیتا ہے کیونکہ اعتصام باللہ کے نتیجہ میں تفرقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ اعتصام کا لازمی نتیجہ ہے اب جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آگیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کی صفات حسنہ کی معرفت حاصل کرلی وہ اس کی مخلوق سے نفرت کے ساتھ کیسے پیش آ سکتا ہے یا لوگوں کے لئے شفقت اور ایثار کے جذبات کیسے نہیں رکھ سکتا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ایمان والو"! تمہارے اندر تفرقہ نہیں ہونا چاہئے تاہم ایک تفرقہ تو وہ ہے جو فطرتی ہے وہ تو ہونا چاہئے اس قسم کے تفرقے سے مراد فطرتی اختلاف کا پایا جانا ہے یہ اختلاف تو انفرادیت کو اجاگر کرنے والا ہے۔ مثلاً ایک باپ کے بچے ایک قسم کی فطرت کے اخلاق ایک قسم کی ذہنیت اور ایک جیسا حافظہ لے کر پیدا نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ ان کی شکلوں میں بھی اختلاف ہوتا ہے لیکن یہاں وہ اختلاف مراد ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے رحمت کا موجب تھا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا اختلاف ان کے لئے رحمت کا موجب ہوگا مگر شیطان آتا ہے اور اس اختلاف کو اس کے لئے رحمت کی بجائے زحمت اور ہلاکت کا موجب بنانے کی کوشش کرتا ہے اس اختلاف سے جو انسان کے لئے رحمت کی بجائے ہلاکت اور تباہی کا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کیونکہ اعتصام کے بعد یعنی جب کہ خدا کو پہچان لیا۔ اس کے جلوؤں میں تنوع کی جھلک کا مشاہدہ کر لیا جب اس کی عظمت اور جلال کے نتیجہ میں اس کا خوف دل میں پیدا ہو گیا اور جب اس کی صفات حسنہ نے دل میں اس کے لئے انتہائی محبت کا سمندر موجزن کر دیا تو اس کی مخلوق کے ساتھ انسان کی شفقت اور پیار خود بخود قائم ہو جانا چاہئے اور قائم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ اعتصام باللہ کا طبعی فطرتی نتیجہ ہے اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ وہ اختلاف جو تفرقے اور انتشار کا باعث ہے وہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ تقویٰ کا فقدان ہے۔ زبان سے دعویٰ کرنا آسان ہے مگر عمل سے ثابت کر دکھانا مشکل ہے پس ہماری جماعت کے ہر مرد و زن کا یہ فرض ہے کہ محض زبانی دعویٰ پر انحصار نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں زبانی دعوؤں سے حاصل نہیں ہوا کرتیں وہ تو عمل کو دیکھتا ہے۔

(از خطبہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء)

خالی آسامیاں

○ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان میں دو مراقبین کی آسامیاں خالی ہیں درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۷ دسمبر ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے بارے میں امریکہ سے بذریعہ فون محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی حاصل کردہ اطلاع کے مطابق، چونکہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا دل کا بائی پاس اپریشن ہوا ہے اس لئے الٹیاں آنے اور معدے کی تکلیف کے باعث سمجھا گیا کہ شاید دل کی تکلیف نہ ہو۔ لیکن ہسپتال میں چیک اپ سے پتہ چلا ہے کہ صرف معدے کی خرابی ہے۔ اب صاحبزادہ صاحب موصوف ہسپتال سے گھر آگئے ہیں ڈاکٹروں نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

محترم ایم ایم احمد صاحب حکومت پاکستان کے اقتصادی مشیر رہے ہیں۔ پھر ورلڈ بنک میں اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہے۔ آج کل بطور امیر جماعت احمدیہ امریکہ خدمات دین بجا لا رہے ہیں۔ ایسے نافع الناس وجود کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

تحریک جدید اور لجنات کی ذمہ داری

○ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔

بچوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری حضور اقدس نے لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمائی ہے۔ کم از کم ۱۰۰ روپیہ وعدہ کرنے والے بچوں اور کم از کم ۵۰۰ روپیہ وعدہ کرنے والے معاونین خصوصی کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۴ / نبوت ۱۳۷۲ ہش ۲۴ / نومبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

۱۔ بدی دیکھو تو حُسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے اس بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے اس کا علاج حُسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حُسن سے بدلنے کی کوشش۔

۲۔ احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے اور انسانیت کی بھلائی چاہنا۔ انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے اس میں کوئی بناوٹ نہیں کوئی تکلف نہیں۔ جس جماعت کو یہ بین الاقوامی مزاج نصیب ہو گا اس مزاج سے از خود تمام عالم کے لئے دعائیں پھوٹیں گی۔

۳۔ ہم اپنے دکھوں کو دعوت الی اللہ ہی کے ذریعہ دور کر سکتے ہیں۔ یہ طوعی چندہ کی طرح نہیں کہ نہ بھی ادا کیا تو خیر ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی لازم ہے اور صرف یہ کہنا کہ ہم حُسنِ خُلق سے متأثر کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ میں حصہ نہ لینا یہ درست نہیں۔ یہ بزدلی کا بہانہ ہے اور گریز کی راہ ہے۔

۴۔ جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور تاوقتیکہ اصل جڑ اور اصل محرک بدی کا دور نہ ہو فروعی بدیاں بکلی دور نہیں ہو سکتیں جب تک بدیوں کی جڑ نہ نکالی جائے تب تک وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔

حضور کے یہ ارشادات اپنے دکھوں کو دور کرنے۔ بدیوں کو دور کرنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دعوت الی اللہ سے اپنے دکھ دور کر سکیں۔ اور نیکیوں سے بدیوں کو مٹا سکیں اور ساری دنیا کے لئے دعائیں کریں۔

میں کٹہرے میں کھڑا ہوں مجھ پہ کیا الزام ہے
نام پر قدغن ہے 'کیسا عام' میرا نام ہے
آپ جو کچھ بھی کہیں میں دل سے اس کو مان لوں
ساری دنیا جانتی ہے یہ خیالِ خام ہے

ابو الاقبال

جب تک سانسوں میں ہے دم
تُم رفتار نہ کرنا کم

پیچھے مُڑ کر مت دیکھو
منزل ہے دو چار قدم

پیار' محبت' اور وفا کے
باب کریں گے نئے رقم

ہر اک ذرّہ اختر ہے
کر لو چاہے اور ستم

کھیت وفا کے ہیں شاداب
کھاد ہے اِن کی' آنکھیں نم

دُوری ہے مجبوری لیکن
ان کا پیار نہ ہوگا کم

خوشبو کیسے روکیں گے؟
رشتے کے یہ پیچ و خم

جسم اور جان کا ہے رشتہ
ایک تھے دونوں ایک ہیں ہم

ان کو مسیحا مان گئے
ہر دکھ کا وہ ہیں مرہم

عجب ہے اُس کا پیار ندیم
میرا ہمدم سب کا ہمدم

انور ندیم علوی

یہ دنیا چند روزہ ہے سب یار و آشنا الگ ہونے والے ہیں۔ ہاں کچھ دوست ایسے ہیں جو دنیا و آخرت میں ساتھ ہیں۔ ان کی نسبت فرمایا (--) پس تمہارے دوست ہوں مگر وہ جن کو اللہ نے متقی فرمایا۔ اگر وہ تم سے پہلے مر گئے تو تمہارے شفیع ہوں گے۔ اور اگر تم ان سے پہلے مر گئے تو ان کی دعائیں تمہارے کام آئیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

دینِ حق نے علاج گناہ کے متعلق ہم کہ گناہ پیدا ہونے کے بعد اس کا علاج کس طرح کیا جائے کے سوال سے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا احتیاط کی جائے کہ گناہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سوال کے جواب میں گناہ کے دور کرنے کی کنجی ہے۔ کپڑے کے میلا ہو جانے کے بعد اس کے دھونے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ایسی تدبیر اختیار کریں کہ وہ میلا ہی نہ ہو۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ سب سے بہتر اور ضروری امر ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دین حق نے دوسرے مذاہب کے بر خلاف صرف اسی طرف توجہ نہیں دلائی کہ گناہ کا قلع قمع کس طرح کیا جائے بلکہ اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ سب سے پہلے یہ کوشش کرو کہ گناہ پیدا ہی نہ ہو۔ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں اب گناہ کرنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا بیج جو اس کے اندر تھا وہ درخت بن کر ظاہر ہو رہا ہے۔ ورنہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بیج نہ ہو اور درخت پیدا ہو جائے۔

ہرگز نہیں۔ اگر گناہ کی قابلیت پہلے ہی نہ تھی تو پھر وہ بالغ ہونے پر کہاں سے آگئی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو پیدا ہونے سے بھی پہلے بعض بدیوں کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص بالغ ہو جاتا ہے اور علماء کہتے ہیں اسے بدیوں سے بچاؤ تو اس وقت وہ شخص پورے طور پر شیطان کے قبضے میں جا چکا ہوتا ہے۔ میرے اس کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں سب بدیاں پائی جاتی ہیں بلکہ یہ ہے کہ اس میں گناہ کی طاقت اور ان کا شکار ہو جانے کا میلان پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اخلاق مادہ کی چند خاصیتوں سے پیدا ہوتے ہیں وہی میلان اگر بچپن میں خراب ہو جائیں تو گو بچہ بالکل بے گناہ نظر آئے۔ مگر اس کے اندر گناہ کے ارتکاب کا پورا سامان موجود ہوگا۔

اب ذرا سوچو تو سہی کہ گناہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے کیا گناہ ورثے سے نہیں پیدا ہوتے وہ قومیں جو کوئی خاص کام کرنے والی ہوتی ہیں اس قسم کا میلان ان کی اولاد میں پایا جاتا ہے۔ ایک ایسی قوم جس میں نسلاً بعد نسلٍ بہادری کی روح نہ ہو اور اسے بہادر بنانے کی کوشش کی جائے وہ لڑائی کے وقت ضرور بزدلی دکھائے گی۔ یا ویسی بہادری نہیں اس سے ظاہر ہوگی جیسی کہ ایک اصلی بہادر قوم سے ظاہر ہوگی۔ تو گو اس قسم کی باتوں کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر پھر بھی ورثہ کا اثر ہوتا ہے۔

اسی طرح گناہ، لالچ غصہ ڈر محبت خواہش کی زیادتی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اب غور کرو کیا یہ وہی خصلتیں نہیں جو بچپن ہی میں بچہ سیکھتا ہے کیا وہ اس کی چھوٹی چھوٹی بے ضرر نظر آنے والی عادتیں ہی نہیں جو سارے گناہوں کا موجب ہوتی ہیں۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ جی بچہ ہے۔ اس لئے فلاں فلاں فعل کرتا ہے مگر کیا بچپن ہی کا زمانہ وہ زمانہ نہیں ہے جب سب سے زیادہ گہری جگہ پکڑنے والے نقش جمتے ہیں ایک شخص جو کسی کا مال چوری کر کے لے جاتا ہے۔ اسے اگر بچپن میں اپنے نفس پر قابو کرنا سکھایا جاتا تو وہ بڑا ہو کر چوری کا کیوں مرتکب ہوتا۔ ایک شخص جہاد کے لئے جاتا ہے مگر دشمن سے ڈر کر بھاگ آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا خبیث ہے۔ مگر غور کرو کیا اسے وہی بزدلی پیدا کرنے والے قصے نہیں بھگالائے جو ماں اسے بچپن میں سنایا کرتی تھی۔

اسی طرح غصہ ہے۔ بچپن میں ماں باپ خیال نہیں کرتے اس وجہ سے بچہ بڑا ہو کر ہر ایک سے لڑتا پھرتا ہے۔

پھر کیا گناہ قوت ارادہ کی کمی سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور کیا یہ کمی کسی سبب کے بغیر ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ انسان ساری عمر ارادے کر کر کے توڑتا رہتا ہے مگر اس سے کچھ نہیں بنتا۔ یہ ارادہ کی کمی ایک ہی دن میں تو نہیں پیدا ہو جاتی بلکہ یہ بھی بچپن میں اور صرف بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ کیا سبب ہے کہ باوجود سچی خواہش کے کہ میں فلاں بدی کو چھوڑ دوں یا اسے چھوڑ نہیں سکتا اگر تربیت خراب نہ ہوتی تو انسان کی اصلاح کے لئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی تھا کہ فلاں بات بری ہے اور وہ اسے چھوڑ دیتا۔ اور وہ بات اچھی ہے اور وہ اسے اختیار کر لیتا۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۲۳/ جولائی ۱۹۴۰ء کو اپنے قلم سے ایک وصیت تحریر فرمائی، جس کا عنوان تھا "میری وصیت" حضور نے فرمایا:۔

برادران! "سلام ودعا"

کئی ماہ سے دوستوں کی طرف سے مجھے ایسی خوابوں کی اطلاع آ رہی ہے جس میں میری وفات کی خبر انہیں معلوم ہوئی ہے۔ بعض خوابوں میں یہ ذکر بھی ہے کہ صدقہ سے یہ عمل ٹل سکتا ہے چونکہ خواب میں جو بات دکھائی جائے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اسے پورا کیا جائے میں نے ان خوابوں کی بناء پر اس قسم کے صدقات کا بھی انتظام کیا ہے جو بعض لوگوں کو بتائے گئے ہیں اور عام صدقے کا بھی انتظام کیا ہے۔ مگر چونکہ آخر ہر انسان نے مرنا ہے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تقویٰ خدا تعالیٰ پر توکل اور دین کی اشاعت کے لئے اپنے اندر جوش پیدا کریں۔ اور اتحاد جماعت کو کبھی ترک نہ کریں۔ اگر وہ ان باتوں پر قائم رہیں گے اگر (کلام الٰہی) کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے اگر وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آواز پر ہمیشہ کان رکھیں گے اور ان کے پیغام کا جواب اپنے دلوں سے دیتے ہوئے دنیا تک اسے پہنچاتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر رہے گا۔ اور کبھی دشمن ان کو ہلاک نہ کر سکے گا۔ بلکہ ان کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھے گا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ میری نیت ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر وصیت کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا حق دیا ہے اس لئے اس کے شکریہ میں نہ کہ مقبرہ بہشتی کی وصیت کے طور پر اپنی جائیداد کا وہ تھوڑا ہو یا بہت ایک حصہ ان اغراض کے لئے جو مقبرہ بہشتی کے قیام کی ہیں وقف کر دوں۔ سو اس کے مطابق میں اعلان کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بھی قرضہ کی ادائیگی کے بعد بچے اس کی آمد کا دسواں حصہ میرے ورثاء صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا کریں تا کہ وہ اشاعت (دین حق) کے کام پر خرچ کیا جائے مگر یہ شکریہ بھی کافی نہیں۔ ایک کام جماعت کا اور بھی ہے جو توجہ کا مستحق ہے اور جس کی طرف سے جماعت کے احباب اکثر غافل رہتے ہیں اور وہ اس کے غرباء ہیں سو میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد کا ایک اور دسواں حصہ (جو قرض کے ادا کرنے کے بعد بچے) غرباء مساکین یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے وقف ہو گا۔ پس میری جائیداد کی جو بھی آمد ہو کم یا زیادہ۔ اس میں سے دسواں حصہ سلسلہ کے مساکین۔ غرباء یتامیٰ اور بیواؤں کی امداد کے لئے خرچ کیا جائے۔ اس رقم کو خرچ کرنے کے لئے میں ایک کمیٹی تجویز کرتا ہوں جس میں دو نمائندے میرے ورثاء کی طرف سے ہوں اور ایک امام وقت کی طرف سے، وہ باہمی مشورہ سے مذکورہ بالا مستحقین پر اس رقم کو خرچ کریں۔ اگر کبھی اختلاف ہو تو (امام) وقت کا فیصلہ اس بارہ میں ناطق ہو گا۔ میں اپنی اولاد سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو دین کے لئے خرچ کریں گے اور دنیاوی ترقیوں کو دین کی ضرورتوں پر قربان کریں گے۔

میرا ارادہ اپنی بقیہ جائیداد کو وقف علی الاولاد کرنے کا ہے۔ جس کے لئے میں الگ قواعد مقرر کروں گا۔ اس صورت میں اگر کسی وقت میری اولاد باقی نہ رہے یا میری جائیداد سے فائدہ نہ اٹھا سکے تو کل جائیداد یا اس کا کوئی جزو۔ جس پر بھی اس کا اثر ہو وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے اور ہمیں اپنی رضاء پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارا مرنا جینا اسی کے لئے ہو۔

وسیم احمد ظفر

گوائٹے مالا

امید ہے کہ آپ و تمام قارئین الفضل بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہمیشہ اپنی رضاء کی راہوں پر چلائے اور ہماری تمام دینی و دنیوی مشکلات دور فرماتے ہوئے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے۔

گوائٹے مالا (سنٹرل امریکہ) سے یہ پہلا خط آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں جس کی کافی عرصہ سے خواہش اور کوشش تھی۔ گوائٹے مالا سنٹرل امریکہ کا ایک خوبصورت ترقی پذیر ملک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیش بہا قدرتی حسن سے نوازا ہے۔

میں اپنے خط کو نامکمل خیال کرتا ہوں اور ادھورا پاتا ہوں اگر الفضل کے بارہ میں بھی چند حروف لکھ کر اپنے جذبات کا کسی قدر اظہار نہ کروں۔ کیونکہ اس کا معیار دن بدن ترقی پذیر ہے اور اپنوں ہی میں نہیں بلکہ غیروں میں بھی مقبول ہو رہا ہے خصوصاً ملکی خبروں کا سلسلہ بہت ہی مفید ہے خصوصاً ایسے ممالک میں جہاں اردو تو کیا انگلش کا اخبار بھی دکھائی نہیں دیتا الفضل اخبار ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ پردیس میں اپنی زبان میں اخبار دیکھتے ہی ایسی خوشی ملتی ہے کہ اس کا بیان مشکل ہے یہاں تو اشتہار بھی اچھے لگتے ہیں۔ بعض

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

ایک موقعہ پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کی جھولی میں کوئی چیز تھی۔ اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج میں نے عجیب واقعہ دیکھا۔ میں نے ایک پرندے کے بچے پکڑ کر جھولی میں ڈال لئے تو بچوں کی ماں میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے جھولی کھولی تو بچوں کی ماں بھی سیدھی میری جھولی میں آگئی۔ اور بچوں سے لپٹ گئی۔ میں نے جھولی بند کر لی۔ اب بچے اور ان کی ماں میری جھولی میں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان کو چھوڑ دو۔ خدا ان بچوں کی ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلاموں اور خادموں سے ایسا اعلیٰ اور نیک سلوک فرماتے اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آتے کہ جس کی مثال دنیا کا کوئی لیڈر یا مذہبی پیشوا یا کوئی بادشاہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خادم کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے۔ سفر میں سواری پر بٹھاتے۔ اس کی ہر ذاتی ضرورت پوری کرتے اور کام میں مدد فرماتے۔ اور غلاموں سے اتنی محبت سے پیش آتے کہ ان کو ماں باپ کا پیار دیتے حضرت زید رضی اللہ عنہ بہت چھوٹی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبت بھرے سلوک اور بے پناہ شفقت کی وجہ سے اپنے ماں باپ کو بھول گئے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر کے بیٹا بنا لیا تھا یہاں تک کہ لوگ انہیں زید بن محمد کہنے لگے تھے۔ زید رضی اللہ عنہ کے والد اور رشتہ دار ان کو لینے آئے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب زید رضی اللہ عنہ نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی پر فخر کر کے اسے اپنے والدین کے پیار پر ترجیح دی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ غلاموں میں سے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ آپ کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی شفقت و محبت کا سلوک روا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دس سال تک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہا مگر اس طویل عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اف تک نہ کہی۔ نہ یہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا ہے اور یہ کام کیوں نہیں کیا۔ بلکہ میرے آقا میرے ساتھ کام میں برابر شریک ہوتے اور کام خراب بھی ہو جاتا تو کبھی مجھے برا بھلا نہ کہتے بلکہ مجھے تسلی تشفی سے سمجھا دیتے سخت کلامی سے پیش نہ آتے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بچوں پر رحم و شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

ایک دفعہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کو چوٹ لگ گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بہت چاہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خون صاف کرتے ہوئے ماں کی طرح ان کے متعلق فرماتے اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گود میں لے کر ایک ران پر مجھے اور دوسری ران پر اپنے نواسے حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیتے اور دونوں کو سینے سے لگا کر بھینچتے اور فرماتے۔ اے اللہ میں ان دونوں سے پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ ان کی ناک بہہ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میں صاف کر دیتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت کر کیونکہ میں بھی اس سے محبت و الفت رکھتا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک اور اعلیٰ نمونہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نوکر کی عیادت کے لئے جو مسلمان بھی نہیں تھا تشریف لے گئے اور اس کا حال پوچھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ صرف مسلمان بچوں سے بے انتہا لگاؤ تھا بلکہ دوسرے مذاہب کے بچے بھی آپ کی اس محبت سے محروم نہ تھے۔ ایک جنگ میں مشرکین کے چند بچے مارے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا بہت رنج اور دکھ ہوا۔ اور سخت ناراض ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بچے مسلمانوں کے تو نہ تھے۔ فرمایا۔ تم سے اچھے تھے۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یتیموں کی خبر گیری کے لئے بہت سی ہدایات دے کر قوم کو خبردار کیا ہے کہ یتیم کا خاص خیال رکھا جائے۔ یتیم کی احسن طریق پر پرورش کرو۔ اور اسے دباؤ نہیں اور ہرگز ایسا نہ ہو کہ ان کی عزت نہ کرو بلکہ ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک روا رکھو۔ اور ان کی حفاظت اور تربیت کا خیال رکھو۔

یتیم بچے قوم کا ایک نہایت قیمتی خزانہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو یہ خزانہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بے بس اور بے سہارا بچے آوارگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور قوم کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

اوقات تو دوسرے پاکستانی لوگ بھی ملکی حالات کے لئے ہم سے پوچھتے ہیں پھر جماعتی روابط کی تو مثال جدا ہے قصہ کلام یہ کہ **الفضل** واقعۃً "عالمی اخبار" ہے جس کی اور کوئی مثال کہیں نظر نہیں آتی اور اس کے ذریعہ تمام جماعت احمدیہ عالمگیر "امت واحدہ" کی بہترین تصویر دنیا کے پردہ پر ظاہر کرتی ہے جس کا دامن روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اس کامیابی کے حصول میں یقیناً آپ کی ذاتی محنت، کوشش، ادبی ذوق، جدت پسندی اور دلچسپی کا بہت دخل ہے اس بڑھاپے میں قسم قسم کی قیدوں طرح طرح کی پابندیوں اور انتہائی نامساعد حالات میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے جس جرأت کے ساتھ آپ کا قلم جاری ہے یہ امر انتہائی قابل ستائش ہے آپ کو اور سارے عملہ کو دلی اور پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

"اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ"

یہ کوئی مبالغہ کے الفاظ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اظہار جذبات کے لئے الفاظ کی کمی محسوس ہوتی ہے اور اس بات کو تمام قارئین الفضل محسوس کرتے ہیں اور بسا اوقات ان کے دلی جذبات و کیفیات بھی پڑھنے کو ملتی ہیں۔

ایک اور چیز بطور خاص محسوس کی ہے کہ آپ نئے قلمکاروں کی سادہ اور ہم جیسوں کی شکستہ تحریروں کو ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کرتے اس خیال سے کہ الفضل کا معیار نہ گر جائے بلکہ ان سادہ اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لکھی گئی شکستہ تحریروں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے الفضل اخبار میں جگہ دے کر مزید لکھنے کا حوصلہ پیدا کر دیتے ہیں اور یہی بات الفضل کا معیار بلند کئے ہوئے ہے ویسے بھی دل سے نکلی ہوئی سادہ تحریریں پڑھنے کا اپنا لطف اور مزا ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی خوشیوں سے معمور کامیاب دراز عمر عطا فرمائے تمام پریشانیوں اور تکلیفوں سے بچائے اور الفضل کا معیار اس سے بھی بلند کرنے کی توفیق دے۔

گوائٹے مالا کے امیر و مشنری انچارج مکرم محمد اکرم عمر صاحب اور واقف زندگی انچارج ڈاکٹر۔ ڈاکٹر جمال الدین ضیاء صاحب و تمام احباب جماعت کی طرف سے آپ کو اور تمام قارئین الفضل کو محبت بھرا اسلام۔ ہم سب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خط ختم کرنے سے قبل آپ کے دو اشعار جو بہت پسند آئے وہ آپ کو بھی سنانا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی محظوظ ہوں۔

پانی چڑھا تو سارے سروں سے گزر گیا
لیکن سر حباب کو اور اونچا کر گیا
وہ دور جا کے بھی نہ گیا میرے دل سے دور
خاموش رہ کے بھی وہ ہر اک بات کر گیا

بقیہ صفحہ ۵

وہ ساتھ ساتھ خاموش صحبت کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ غرض کام نکالنے ہوں تو ہزاروں نکل سکتے ہیں۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کی تربیت میں مدد دی جا سکتی ہے۔ کھیلیں اور تفریحات منظم کی جا سکتی ہیں۔ پکنک اور ہائیکنگ کے پروگرام ترتیب دیئے جا سکتے ہیں تاکہ لوگوں کا آپس میں میل ملاقات بڑھے اور شناسائی پیدا ہو۔ غرض اپنے فارغ وقت کو مفید کاموں میں لگانے کی ضرورت ہے۔ کوئی مفید مشغلہ ڈھونڈ لیں جس سے نہ صرف آپ اپنے فارغ وقت کو صحیح طور پر استعمال کر سکیں بلکہ ساتھ ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں انسانیت کی خدمت بھی ہوتی رہے۔ انسانیت کی خدمت ہی درحقیقت عبادت ہے۔ چرچل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے پینٹنگ کافی بڑی عمر میں جا کر بطور مشغلہ HOBBY سیکھی اسی طرح راجگیری کا فن بھی سیکھا۔ یورپ میں تو راجگیری کا باقاعدہ امتحان ہوتا ہے اور ایک GILD انہیں باقاعدہ سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔ چرچل نے یہ سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا۔ پھر وہ بعض معرکۃ الآراء کتابوں کا مصنف بھی رہا۔ یہ سب کام اس نے ادھیڑ عمر میں کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

مشینی دور کے مضرات

انسان ہر دور میں آرام اور سہولت کا طلب گار رہا ہے۔ شاید وہ فطرتاً آرام طلب ہے۔ انسان کے سامنے اگر دو راستے ہوں۔ ایک آسان اور دوسرا دشوار۔ تو انسان سوائے اس کے کہ اس نے کسی سے شرط باندھ رکھی ہو یا کوئی اور مجبوری ہو وہ ہمیشہ آسان راستہ پسند کرتا ہے اور اسے ہی اپناتا ہے۔ اگر اسے معلوم ہو کہ فلاں قدم اٹھانے سے آگے چل کر اس کی زندگی آسان اور آرام دہ ہو جائے گی تو وہ یہ قدم خواہ وہ وقتی طور پر دشوار ہی کیوں نہ ہو یا اس کے لئے قربانی دینی پڑتی ہو تو وہ وقتی تکلیف کو برداشت اس امید پر کرلیتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں آگے چل کر آرام پائے گا۔ انسان دشوار گزار شارٹ کٹ کو نسبتاً لمبے اور آرام دہ راستہ کے مقابل میں بھی اسی لئے ترجیح دے دیتا ہے کہ اسے امید ہوتی ہے کہ منزل پر پہنچ کر پھر اسے زیادہ وقت آرام کے لئے مل جائے گا۔

انسان نے آرام اٹھانے کے لئے سب سے پہلے تو جانوروں کو زیر کیا تاکہ وہ اس کا بوجھ اٹھا سکیں اور اسے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جلدی اور آرام سے پہنچا سکیں۔ نیز اسے گوشت حاصل کرنے کے لئے جنگل میں جا کر خطرات اور تکلیف اٹھانے کی بجائے گھر پر ہی پالتو جانوروں سے گوشت کی ضرورت پوری ہو جایا کرے گی۔ ندی نالوں سے پانی لانے کی زحمت اور طغیانی کے خوف سے اس نے کنوئیں کھودے تاکہ پانی کے لئے اسے دور نہ جانا پڑے۔ یہ تمام اقدامات اس نے زندگی کو آرام دہ بنانے کے لئے اٹھائے۔ لیکن ان تمام کاموں کو سر انجام دینے کے لئے اسے خود یا اس کی بیوی بچوں کو ہاتھ پاؤں ہلانے پڑتے تھے۔ اس نے سوچا کہ زندگی کو مزید آرام دہ بنانے کے لئے کیوں نہ دوسروں سے کام لیا جائے۔ اس کا سب سے آسان اور سستا طریق دوسرے قبیلوں کے یا دوسری اقوام کے لوگوں کو غلام بنانا تھا خواہ وہ باقاعدہ جنگ کے ذریعہ پکڑیں جائیں یا چھوٹی موٹی جھڑپوں کے ذریعہ۔ اب وہ خود آرام کی زندگی بسر کرتا اور اس کے تمام کام غلام سر انجام دیتے تھے۔ یہ انسان کے لئے ایک بڑا اہم موڑ تھا کہ وہ اپنے فارغ وقت کو کس طرح استعمال کرے۔ کیونکہ آرام کی زندگی بسر کرنے میں یہ خطرہ ہر وقت موجود رہتا ہے کہ فاتح مفتوح اور مفتوح فاتح نہ بن جائیں۔ اس کے سامنے دو راستے تھے ایک یہ کہ وہ اپنے فارغ وقت کو کسی تعمیری کام کے لئے صرف کرے یا پھر اسے عیاشی میں گذار دے۔ جب تک قوموں میں اس خطرہ کا احساس موجود رہا کہ اگر ہم نے اپنی جسمانی اور عقلی برتری قائم نہ رکھی تو بساط کبھی بھی الٹ سکتی ہے تو انہوں نے اپنے فارغ وقت کو تعمیری کاموں۔ جسمانی مضبوطی اور نئی مہارتوں کو حاصل کرنے میں صرف کیا لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا آنے والی نسل پہلی نسل کے مقابل میں غافل ہوتی چلی گئی اور انہوں نے اپنے فارغ وقت کو فضول۔ غیر منافع بخش تفریحات اور عیاشی میں گذارنا شروع کر دیا۔ تاریخ اور سوشیالوجی کے ماہر اس بات پر متفق ہیں کہ ہر قوم کے تنزل کے اسباب یہی تھے۔ اقبال نے سچ کہا ہے کہ "شمشیر و سنان اول طاؤس و رباب آخر"۔ دنیا کی عظیم ایمپائیر۔ رومن ایمپائیر نے آخری دور میں اپنے تمام کام۔ تعمیری یا غیر تعمیری۔ حتیٰ کہ اپنی جنگوں کو بھی غلاموں کے سپرد کر دیا اور خود غرق مے ناب ہو گئے۔ کہاں وہ وقت تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کے فاتحانہ مارچ کے آگے بند نہ باندھ سکتی تھی اور کہاں یہ حال ہوا کہ روم جب جل رہا تھا تو نیرو بنسری بجا رہا تھا۔ مسلمان دشت تو دشت تھے صحرا بھی نہ چھوڑتے اور سمندروں میں گھوڑے ڈال دیتے تھے اور دنیا ان کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج اٹھتی۔ پھر جب ہلاکو خاں نے بغداد پر حملہ کیا تو قوم کے لیڈر کوے کے حرام یا حلال کی بحث میں الجھے ہوئے تھے۔

سوشیالوجی کے ماہرین کہتے ہیں کہ رومن ایمپائر کے زوال کا سب سے بڑا سبب غلاموں کا رواج تھا اور انہوں نے اپنے فارغ وقت یعنی LIESURE TIME کا صحیح اور صحت مندانہ استعمال نہیں کیا۔ جس طرح رومیوں کے دور میں بیشتر کام غلام سر انجام دیتے تھے اسی طرح موجودہ دور میں یہ فریضہ مشینیں ادا کر رہی ہیں۔ جہاں پہلے گھوڑے نقل و حمل کا کام کرتے اور ان کی دیکھ بھال اور سپرداری غلام کرتے تھے اب اس کی جگہ موٹر کار اور ریل گاڑی نے لے لی ہے۔ اب ایسی بھی ریل گاڑی دنیا میں پائی جاتی ہے جس کا تمام کنٹرول۔ دیکھ بھال' چلانا۔ رکنا کمپیوٹر سر انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح موٹر گاڑیوں کے جوڑنے اور ویلڈنگ کا کام بھی کمپیوٹر کرتے ہیں۔ گھر کی صفائی کے لئے مشین موجود ہے حتیٰ کہ آپ کو صبح ایک مشین آپ کے سیٹ کئے ہوئے وقت پر اٹھاتی ہے اور آپ کو چائے یا کافی بنا کر پیش کرتی ہے۔ آپ کے کپڑے اب مشین دھوتی ہے اور چاہیں تو استری کرنے والی مشین بھی خرید سکتے ہیں۔ پانی استعمال کئے بغیر کپڑے ڈرائی کلین کروالیں۔ آپ کا پیغام پہنچانے کے لئے تار برقی اور ٹیلی فون کا نظام موجود ہے جو آپ کا پیغام یا آواز اسی لمحہ دنیا کے کسی کونے میں پہنچا سکتا ہے۔ اب تو ایسے ٹیلی فون ایجاد ہو گئے ہیں کہ آپ جس سے بات کر رہے ہوں اسے دیکھ بھی سکتے ہیں۔ روٹی مشین پکاتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ساری زندگی پکے پکائے کھانوں پر گذار سکتے ہیں نہ چولہے کا نٹنا نہ پکانے کی زحمت۔ اگر دل چاہے تو ساری عمر گھر کی چار دیواری سے قدم باہر نکالے بغیر بسر کرلیں۔ اپنی پسند کا موسم کمرے کے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو نہ چلچلاتی دھوپ تکلیف دے سکتی ہے نہ ہی برفانی طوفان۔ تفریح کے لئے گھر پر ہی ٹیلی ویژن موجود ہے۔ جس سے آپ دنیا بھر کی سیر کر سکتے ہیں۔ غرض کون سا سکھ ہے جس کی آدمی نے تمنا کی ہو اور وہ اسے مل نہ گیا ہو۔ یورپ میں تو پہلے سات دن لوگ کام کرتے اور دن بھر میں بارہ گھنٹے۔ پھر چھ دن پر آگئے۔ اب پانچ روز اور روزانہ آٹھ گھنٹے معمول ہے۔ ہفتہ میں دو روز چھٹی ہوتی ہے اور کئی ممالک سوچ رہے ہیں کہ ہفتہ میں چار روز کام کے لئے مقرر کر دیئے جائیں اور تین دن چھٹی کے ہوں۔ یعنی وہ کام جو رومیوں نے غلاموں سے لیا اب موجودہ صنعتی دور میں مشینوں سے لیا جا رہا ہے۔ غلام تو تھک بھی جاتے تھے۔ مشینیں تھکتی نہیں ہیں۔ اب انسان کے پاس فارغ وقت زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تو آج کی بات ہے خدا معلوم پچاس برس بعد کیا صورت ہو گی۔ صنعتی ترقی کا یہ حال ہے کہ جتنی ترقی جب سے دنیا میں انسان نے قدم رکھا آج تک اتنی ترقی نہیں ہوئی جتنی گذشتہ سو سال کے اندر ہوئی۔ اب تو کمپیوٹر کا زمانہ شروع ہو گیا ہے اور یوں معلوم دیتا ہے کہ جو ترقی آئندہ بیس سال میں ہو گی اتنی دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہو گی۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کے پاس پہلے سے بھی زیادہ فارغ وقت نکلتا چلا جائے گا۔ اب ماہرین یہ خبر دار کر رہے ہیں اپنی CIVILIZATION کا اور خود اپنا وہ حال بلکہ اس سے بھی بدتر نہ کر بیٹھنا جو رومیوں نے کیا تھا۔ وہ اس بات پر پریشان ہیں کہ فارغ وقت کو کس طرح مفید بنایا جا سکتا ہے تاکہ جو پہلی قوموں کا حشر ہوا تھا اس حشر سے ہم بچ جائیں۔ اگر ہم نے اپنے فارغ وقت کا صحیح اور سود مند استعمال نہ کیا تو کہیں مشینیں ہم پر حاوی نہ ہو جائیں۔ ایک مزاحیہ مگر بڑی عبرت ناک فلم بنائی گئی تھی جس میں دکھایا گیا تھا کہ مشینوں اور کمپیوٹروں نے دنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور یہ مشینیں اور کمپیوٹر انسانوں سے اس طرح کام لے رہے ہیں جیسے وہ مالک اور انسان ان کا غلام ہو۔ ابھی تیسری دنیا میں وہ صورت پیدا نہیں ہوئی جس سے مغرب نبرد آزما ہو رہا ہے مگر یہ بات صرف ان کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے قابل فکر ہے کہ ہم اپنے فارغ وقت کو کیسے مفید اور PRODUCTIVE بنائیں۔

میڈیکل سائنس میں ترقی کی بنا پر اب لوگوں کی عمر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ شرح اموات بتدریج کم ہو رہی ہے۔ بوڑھے لوگ جہاں سوشل سیکیورٹی کا نظام موجود نہیں ہے وہاں روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھنے کی خاطر ریٹائر ہونے پر بھی کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بھی نوجوان نسل میں بے روزگاری کی شرح بڑھ رہی ہے۔ غرض صنعتی دور جہاں انسان کو بے شمار سہولتیں اور آرام کرنے کا موجب بنا ہے وہاں وہ اپنے ساتھ مسائل کے انبار بھی لایا ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ فارغ وقت کو کس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ کل انسانیت کی بہتری کے لئے استعمال کیا جائے۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھ کر وقت کا گذر کوئی PRODUCTIVE مشغلہ نہیں ہے۔ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اس کے پروگراموں میں کچھ وقت مقرر کر دیا جائے جو ریٹائرڈ اور عمر رسیدہ لوگوں کے لئے مخصوص ہو اور اس پروگرام میں انہیں اپنے فارغ وقت کا صحیح اور مفید استعمال بتایا جائے اور اس کی باقاعدہ ٹریننگ دی جائے۔ ریٹائرڈ اور عمر رسیدہ لوگ اپنا کچھ وقت سوشل بہبود کے کاموں پر صرف کر سکتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب امریکہ میں میرا دل کا اپریشن ہوا تو وہاں میری خیریت دریافت کرنے ہر روز ایک بوڑھی عورت آتی تھی اور پوچھتی تھی کہ وہ کس طرح میری کچھ مدد کر سکتی ہے میرے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ چرچ کے بوڑھے مرد اور عورتیں ہسپتالوں میں جا کر لوگوں کی خیریت معلوم کرتی ہیں۔ ان سے باتیں کرتی ہیں تاکہ انہیں تنہائی محسوس نہ ہو۔ ان کے خط لکھ دیتے ہیں۔ باہر کا کام کر دیتے ہیں۔ اس طرح

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات- نون سین

نائیجریا/فوج کی حکومت

نائیجریا میں ایک دفعہ پھر فوج نے زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی ہے۔ ۸۲ دنوں کے لئے ارنسٹ شونیکاں کی حکومت رہی اس دوران کسی حد تک فسادات بھی ہوئے اور معاملہ ہائی کورٹ میں بھی لے جایا گیا۔ چنانچہ لیگوس کی ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ شونیکاں کی حکومت غیر قانونی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ ابراھیم بابن گیڈا نے اپنا صدارتی عہدہ چھوڑا اور پھر اس نئی حکومت کی تشکیل کے احکام جاری کئے۔ اس طرح ان کا یہ اقدام غیر قانونی تھا۔ اگر وہ اپنے عہدہ کے دوران ایسا کرتے تو اسے جائز قرار دیا جاتا لیکن جب وہ اقتدار میں نہیں تھے۔ اس وقت وہ ایسا حکمنامہ جاری کرنے کے مجاز نہیں تھے جس سے نئی حکومت تشکیل دی جا سکے۔ پہلی دفعہ جب ابراہیم بابن گیڈا نے انتخابات کروائے تھے۔ تو کہا جاتا تھا کہ مشہود ابی اولا جیت رہے ہیں لیکن یہ انتخابات منسوخ کر دئے گئے۔ اور مشہود ابی اولا کو صدارت نہ مل سکی۔ اس سارے عرصہ میں ان کے حامی اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ حکومت مشہود ابی اولا کے سپرد کی جائے۔ لوگ اس سلسلے میں یوروپیئین ممالک میں بھی گئے۔ اور امریکہ میں بھی۔ اور انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ انتخابات منسوخ کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ انہوں نے شونیکاں سے مطالبہ کیا کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ لیکن عدالت کے فیصلے کے باوجود شونیکان کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا۔ کہ وہ سٹے آرڈر (Stay Order) لیں گے اور اپنی حکومت جاری رکھیں گے۔ چونکہ ان پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ حکومت سے استعفی دے دیں۔ اور فوج نے ایک دفعہ پھر حکومت پر قبضہ کر لیا۔

شیخ عمر عبد الرحمان

شیخ عمر عبد الرحمان جو مصر کے ایک نابینا مذہبی لیڈر ہیں اور جن پر امریکہ کی حکومت نے یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور دیگر بڑی بڑی عمارتیں جیسے یونائیٹڈ نیشنز اور نیویارک اور نیوجرسی کو ملانے والا ہائی وے ان سب کو بموں سے اڑانے کی سازش کی تھی۔ ۲۵۔ اگست سے جیل میں پڑے ہیں انہوں نے اب ایمنسٹی انٹرنیشنل سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کی تحقیق کریں کہ انہیں کیوں جیل میں ڈالا ہوا ہے۔ یہ ان کا اس وقت سے لے کر اب تک پہلا انٹرویو ہے جب انہیں جیل بھیجا گیا تھا انہوں نے رپورٹروں سے کہا کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں اور حکومت نے جو ان پر الزامات لگائے ہیں۔ وہ غلط ہیں انہوں نے ہرگز ہرگز کسی عمارت کے تباہ کرنے کی سازش میں حصہ نہیں لیا۔ شیخ عمر عبد الرحمان نے قید خانہ کے منتظمین پر الزام لگایا کہ وہاں کا نظام نہایت ناقص ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میٹروپالیٹن کرکشنل سنٹر کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب مسلم کنسٹریشن کیمپ کا نام دے دیا جائے کیونکہ وہاں وہ اور ان کے ساتھی گزشتہ چار پانچ ماہ سے جیل میں پڑے ہیں۔ انہوں نے اس جج کی بھی مذمت کی جس نے انہیں ان کی اپنی مرضی کا وکیل رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے عالمی برادری سے پوچھا ہے کہ کیا انصاف اسی کا نام ہے اور کیا انصاف دینے کے لئے یہ باتیں جائز ہیں کہ ملزم کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اپنی مرضی کا وکیل رکھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کیا ہوا ہے۔ جس کے چاروں طرف دیواریں ہیں میں کسی سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ اور نہ میں کسی کو سلام کر سکتا ہوں۔ گویا کہ ان کی زندگی کو اجیرن بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل سے کہوں گا کہ ایشیا اور افریقہ جانے کی بجائے یا جانے سے پہلے ' یہ غور کریں کہ یہاں امریکہ میں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ ان سے انہیں اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ انسانی حقوق کی پامالی کی کیا کیفیت ہے۔ شیخ موصوف نے کہا کہ یہاں کی انتظامیہ اور اس کے قوانین ایسے ہیں جو بلاوجہ دوسروں پر ٹھونسے جاتے ہیں۔ انہوں کہ امریکہ کے ڈسٹرکٹ جج نے سوموار کے روز یہ فیصلہ دیا کہ ان کے پسندیدہ وکیل اس وقت تک ان کے مقدمہ میں وکالت نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنے دوسروں دو موکلوں کی وکالت نہ کرنے کا اقرار کریں۔ اس طرح انہیں اس بات پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا وکیل نہ کریں۔ عبد الرحمان موصوف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ خود اپنا مقدمہ لڑیں گے حالانہ وہ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ کوئی میرے اور میری مرضی کے وکیل کے درمیان کس طرح حائل ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے جب وہ یہ باتیں رپورٹروں سے کر رہے تھے تو وہ خود تو عربی زبان میں بولتے تھے کچھ ان کے آدمی جو ان کے ہمراہ تھے انگریزی زبان میں لوگوں کو ان کی باتیں سمجھا رہے تھے۔ انہوں نے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ کیا ان باتوں کو جو یہاں ہو رہی ہیں اچھا کہا جا سکتا ہے۔

ضمنی انتخابات

گزشتہ قومی انتخابات میں کچھ لوگوں نے ایک سے زیادہ سیٹوں پر کامیابی حاصل کی اور اب وہ صرف ایک سیٹ اپنے لئے رکھتے ہوئے باقی سیٹوں سے دست بردار ہو رہے ہیں یا کچھ لوگ انتخابات سے کچھ عرصہ پہلے وفات پا گئے اور ان کے حلقہ انتخاب میں ووٹنگ ملتوی کر دی گئی۔ ان سیٹوں پر اب ۲۔ دسمبر کو ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں اور خالی سیٹوں اور جن سیٹوں پر انتخاب نہیں ہو سکے تھے۔ ان کے لئے ووٹ ڈالے جائیں گے جس طرح پہلے فوج سے کہا گیا تھا کہ وہ انتخابات میں مدد کریں اب پھر فوج سے کہا گیا ہے کہ وہ ضمنی انتخابات میں بھی اسی طرح مدد کرے۔ ایک ذریعہ سے اخبارات کو پتہ چلا ہے کہ اس دفعہ فوجی نفری کم ہو گی کیونکہ انتخابی حلقے کم ہیں جہاں پولنگ ہونا قرار پائی ہے۔ یہ فوج کے جوان ان ٹیموں میں بھی شامل ہوں گے جو چل پھر کر حفاظتی اقدام کا جائزہ لیں گی۔ اور جنہیں قانون کے مطابق اس بات کی اجازت ہو گی کہ وہ فوری طور پر شکایت سن کر سزا دے سکیں یعنی ان لوگوں کو جو انتخابات کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ چل پھر کر جائزہ لینے والی ٹیموں میں ایک درجہ اول کا مجسٹریٹ ہو گا اور ایک افسر الیکشن کمشنر کی طرف سے نامزد کیا جائے گا۔ اس ٹیم کی ڈیوٹی یہ ہو گی کہ جو لوگ انتخاب کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے جائیں انہیں فوری طور پر سزا دی جائے۔ اس ٹیم میں ایک فرسٹ کلاس مجسٹریٹ اور ایک الیکشن کمیشن کا افسر شامل ہوں گے زیادہ تر ان کا کام یہ ہو گا کہ جعلی شناختی کارڈ لے کر جو لوگ ووٹ دینے کے لئے آئیں یا جو لوگ پولنگ سٹیشن کے قریب گڑبڑ کرنا چاہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ فوج کے تین تین افراد اس ٹیم کے ساتھ شامل ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اگلے ہفتے سیاسی فضاء میں خاصی تیزی آ جائے گی کیونکہ اس وقت ضمنی انتخابات کی مہم شروع ہو گی۔

آسٹریلیا/جعلی برتھ سرٹیفکیٹ

بتایا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے تقریباً پچاس افراد کو جن کا زیادہ تر تعلق برطانوی شہریت سے ہے آسٹریلیا سے اس جرم کی سزا میں ملک بدر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ جعلی برتھ سرٹیفکیٹ تیار کرتے تھے تاکہ ان سرٹیفکیٹوں کی بناء پر پاسپورٹ حاصل کئے جا سکیں۔ اور یہ لوگ آسٹریلیا کی سوشل سیکیورٹی پولیس کو دھوکہ دیتے تھے۔ ان لوگوں نے غلط ناموں پر بنکوں میں اپنے اکاؤنٹ بھی کھلوا رکھتے تھے۔ اور انہی غلط ناموں پر انہوں نے قرضے حاصل کر کے واپس بھی نہیں کئے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے ٹیکس میں بھی بعد میں دھوکا دیا لیکن پولیس نے یہ بھی کہا ہے کہ ان لوگوں میں سے کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ صرف ان لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو ان سے یہ جعلی کاغذات خریدتے تھے۔ تفتیش کرنے والے افسر نے رپورٹروں کو بتایا کہ اس بات کا خدشہ ہے کہ اس قسم کے بہت سے دیگر لوگ جو اسی دھندے میں ملوث ہیں وہ بھی سامنے آئیں گے گویا کہ یہ کام کچھ عرصہ سے زور پکڑ رہا تھا۔ اور ان کے جعلی کاغذات مقبول ہو رہے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پولیس ایسے افراد کی تلاش میں ہے جنہوں نے ان کاغذات کو استعمال کر کے پاسپورٹ حاصل کیا لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ ان کی گرفتاری کو کوششیں جاری ہیں تو وہ کہیں روپوش ہو گئے۔ یہ جعلی برتھ سرٹیفکیٹ نیو ساؤتھ ویلز سے تعلق رکھتے نے کہا کہ پاکستان اس بات میں گہری دلچسپی لیتا ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کے تجارتی تعلقات تسلسل کے ساتھ بہتر ہوتے چلے جائیں۔

جنوبی افریقہ / سفید فام

برتری کا خاتمہ

دنیا بھر کے لئے یہ ایک انتہائی خوشی کی بات ہے کہ جنوبی افریقہ میں تین سو سالہ سفید فام لوگوں کی حکومت ایک نئے متفقہ آئین کے ذریعہ ختم ہو رہی ہے۔ اس نئی کنسٹی ٹیوشن کا مسودہ کچھ عرصہ سے تیار کیا جا رہا تھا اب گزشتہ جمعرات کے روز اس پر اے۔ این۔ سی کے صدر نیلسن منڈیلا اور صدر مملکت ڈے کلارک نے دستخط کر دئے ہیں۔ اس کے مطابق نئی حکومت جو بنے گی اس میں اکثریت سیاہ فام لوگوں کی ہو گی اگرچہ پانچ سال کے عرصے تک سفید فام حکومت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندوں کے پاس بعض خصوصی اختیارات رہیں گے جن کا تعلق زیادہ تر دفاع سے ہو گا۔ لیکن بالاخر حکومت جمہوریت کے مطابق تشکیل پائے گی۔ نیلسن منڈیلا نے اس موقعہ پر کہا ہے کہ ہم نے ایک عہد کا اختتام کیا ہے اور ہم ایک نئے عہد کا آغاز کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں پہلی دفعہ ۲۷۔اپریل ۱۹۹۴ء کو تمام لوگ چاہے ان کی زبان کچھ ہی ہو ثقافت کچھ ہی ہو۔ اور ان کا رنگ بھی چاہے کچھ ہی ہو وہ برابر کے شہری بن جائیں گے۔ لاکھوں آدمی جنہیں اب تک ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ جن میں وہ کہتے ہیں میں خود بھی شامل تھا۔ پہلی دفعہ اپنی زندگی میں ووٹ ڈالیں گے۔ ڈے کلارک جن کی نیشنل پارٹی نے ۱۹۴۸ء میں نسلی امتیاز کا آغاز کیا تھا تاکہ وہ اپنے ہاتھ مضبوط کر سکیں نے کہا کہ اب جس دستاویز پر دستخط کئے گئے ہیں اس سے ان کے تصور کے ایک نئے جنوبی افریقہ کو جنم ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا تصور ایک جنوبی افریقہ کا یہ تھا کہ یہاں مرد اور عورتیں چاہے ان کا تعلق کسی ہی نسل سے ہو انہیں برابر کے مواقع حاصل ہونے چاہئیں تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور استعدادوں سے اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ وہ کنسٹی ٹیوشن جس پر اب دستخط کئے گئے ہیں پارلیمنٹ کے ایک خصوصی اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ اور اس طرح ساری قوم اس بات کی طرف قدم بڑھانے لگے گی کہ اپریل میں انتخابات ہوں گے۔ ایک نئی جماعتی پارٹی کی ایگزیکٹو کونسل بنائی جائے گی۔ جو تمام معاملات کو آگے بڑھتے دیکھے گی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ ابھی خطرات سے خالی نہیں ہے۔ قدامت پسند سیاہ فام اور سفید فام لوگ جن میں زولو کی انکاتھا فریڈم پارٹی شامل ہے اس کنسٹی ٹیوشن کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اے۔این۔سی اور انکاتھا کے درمیان آپس کے جھگڑوں میں ۱۹۹۰ء سے لیکر اب تک ۱۲۵۰۰ افراد ہلاکت کے منہ میں جا چکے ہیں۔

آئیدید کی فتح

صومالیہ کے جنگی لیڈر محمد فرح آئیدید نے اپنے پرجوش حامیوں کے ہجوم کو جمعرات کے روز بتایا کہ انہوں نے ایک نہایت شاندار کامیابی حاصل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے اب فیصلہ کیا ہے کہ جنرل آئیدید کو حراست میں لینے کی کارروائی ختم کر دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن فتح کا دن ہے اور یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ صومالیہ کے لوگوں نے بڑی جدوجہد کے ساتھ یہ دن دیکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ جن لوگوں سے محمد فرح آئیدید بات کر رہے تھے ان کی تعداد تقریباً پانچ ہزار تھی۔ انہوں نے نعرہ تکبیر لگایا اور کہا حقیقت میں خدا سب سے بڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ ان کی اس وقت سے اب تک پہلی پبلک میٹنگ ہے جب کہ اقوام متحدہ نے کہا تھا کہ آئیدید کو حراست میں لیا جائے گا۔ اور یہ وہ موقعہ ہے جب پاکستان کے چوبیس فوجی مارے گئے تھے۔ اس دوران سینکڑوں صومالی اور قیام امن کے ذمہ دار لوگوں میں سے ستر افراد آئیدید کی تلاش کے دوران مارے گئے۔ چنانچہ اب اقوام متحدہ نے یہ فیصلہ کیا کہ بجائے اس کے آئیدید کو حراست میں لیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صومالیہ کے سیاسی افق پر نئے نظام کی تشکیل دی جائے اور آئیدید کو اس نظام میں اہم کردار ادا کرنے کا موقعہ فراہم کیا جائے۔

افغانستان امدادی قافلوں پر حملے

بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کا ایک کنوائے جو دو سو ٹن گندم کا آٹا لے کر کابل جا رہا تھا۔ اسے افغانی وزیر اعظم گلبدین حکمت یار کے حامی مجاہدین نے لوٹ لیا ہے۔ اس کنوائے میں جو گاڑیاں تھیں بدھ کے روز اسے سروبی کے مقام پر لوٹا گیا۔ یہ علاقہ قابل سے ۷۰ میل مشرق کی طرف ہے لوٹنے والے حزب اسلامی کمانڈو ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ حکمت یار کے حریفوں نے دو دن تک ان پر بمباری کی ہے۔ یہ بمباری کرنے والے سابق وزیر دفاع احمد شاہ مسعود کے حامی ہیں حزب کے کمانڈو نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ سروبی پر بمباری بند کرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ اقوام متحدہ کے کسی کنوائے کو وہاں سے گزرنے نہیں دیں گے۔ یہ سامان خورد نوش مسعود کے حامیوں کو دیا جائے گا۔ جو ہمارے شہر پر بمباری کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب تک اقوام متحدہ نے اس بات کی مذمت نہیں کی کہ سروبی پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ کابل میں اقوام متحدہ کے ایک ورلڈ فوڈ پروگرام افسر نے کہا ہے کہ یہ کنوائے پاکستان سے منگل کے روز بھیجا گیا تھا اور حکمت یار کے لوگوں سے دو دفعہ اس سلسلے میں رابطہ کیا گیا تھا تا کہ اسے حفاظت کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچایا جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کنوائے منزل مقصود تک پہنچنے نہیں دیا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم حمید احمد صاحب سوامی نگر۔ لاہور کا نکاح محترمہ امتہ القیوم صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب وہاڑی کے ہمراہ چوہدری منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بیت الحمد وہاڑی میں مورخہ ۱۹-۱۱-۹۳ بعد جمعہ مبلغ =/۲۰۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔

درخواست دعا

○ محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور کی ہمشیرہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی سابق امیر سیرالیون کا امریکہ میں دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ نسیم خالدہ صاحبہ اہلیہ شریف خان نیازی صاحب کافی عرصہ سے دانت کی درد کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہیں۔

ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم مرزا ندیم احمد صاحب آف پتوکی حال کینیڈا کو مورخہ ۲۔نومبر ۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ حضور نے اس کا نام "ثمر احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب کا پوتا اور مکرم مرزا احمد عمر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح و خادم دین بنائے۔

○ محترم ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۸۔اکتوبر ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام مہوش تجویز کیا گیا ہے نومولودہ محترم کلیم اللہ خان صاحب ابن محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

داخلہ ٹیسٹ

۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲۔دسمبر ۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔نومبر ۹۳ تک جمع کرائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

قائدین کرام و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ وقف جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ عشرہ وقف جدید ۲۱۔نومبر تا ۳۰۔نومبر ۹۳ء تک جاری ہے عشرہ کے اختتام پر اس کی الگ رپورٹ مرکز بھجوائیں۔ نیز وصولی مکمل کر کے ۱۰۔دسمبر تک مرکز کو بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ

دستکاری صنعتی نمائش برائے مستورات

○ ۶، ۷ دسمبر کو لجنہ ہال میں منعقد ہوگی۔ نمائش کا افتتاح ۶۔دسمبر صبح ۱۰ بجے ہوگا۔ کھانے پینے کی چیزوں کے سٹال بھی لگائے جائیں گے۔ یہ نمائش مغرب تک کھلی رہے گی۔ بہترین پینٹنگ جاننے والی ربوہ کی بہنیں ۲۸۔نومبر تک دفتر لجنہ میں اطلاع دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۳-نومبر- ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۴ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں ہو گا۔ ہم مسئلہ کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر اپنا موقف اور اصول نہیں چھوڑیں گے۔ منشیات کے ایکٹ ۳۵ میں ترمیم کی منظوری دے دی گئی ہے جس کے تحت منشیات کے سمگلروں کی جائیدادیں ضبط کی جاسکیں گی۔ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ مردم شماری اور خانہ شماری مارچ اپریل ۱۹۹۴ء میں ہو گی۔ ۹- دسمبر کو انسانی حقوق کا دن منایا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے تجارت چوہدری احمد مختار نے بتایا ہے کہ حکومت نے کواپریٹوز اور تاج کمپنی کے متاثرین کو رقوم کی ادائیگی کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے اس کے طریق کار اور شیڈول کا اعلان محترمہ بے نظیر بھٹو کریں گی۔

○ اعلیٰ افسروں کی سکروٹنی کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے اس کمیٹی کے سربراہ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر ہونگے۔ سیاسی بنیادوں پر تعینات شدہ افسر ہٹا دیئے جائیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے بتایا ہے کہ سنگین جرائم کے خلاف آپریشن شروع ہو گا۔ عوام کی جان و مال سے کھیلنے والوں کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس کے بجٹ میں ۶۰ کروڑ روپے زائد مخصوص کئے گئے ہیں کبھی کبھی پولیس بھی زیادتی کر جاتی ہے۔

○ سرحد میں منشیات کے ۲۹ سمگلروں کی گرفتاری کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں کسی رکن قومی اسمبلی کا نام شامل نہیں ہے۔

○ خصوصی عدالت کے جج مسٹر جسٹس گلباز خان اچانک مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کے دور میں اور اس کے بعد ۱۹۹۰ء میں برطرف ہونے والوں کی بحالی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ضمنی انتخابات میں دھاندلی کے منصوبوں کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ان انتخابات میں جیت ہمارا مقدر ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پیپلز پارٹی کو خاص مقاصد کے لئے برسر اقتدار لایا گیا ہے۔ جاوید ہاشمی نے متنبہ کیا کہ دھاندلی کرنے والے اپنے گھروں کو واپس نہیں جاسکیں گے۔

○ پاک بحریہ نے سمندری ناکہ بندی توڑنے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے جدید جنگی جہازوں کو پاک بحریہ کے بیڑے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ بحریہ کو نئے طیارے اور میزائل بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے صدر فاروق لغاری کو ان کے انتخاب پر مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ جن کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہیں ان میں چوہدری نثار علی، اعجاز الحق، شیخ رشید، جاوید ہاشمی، چوہدری شجاعت حسین، تسنیم نواز گردیزی، سید غوث علی شاہ اور لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ سعید قادر کے نام شامل ہیں۔ خصوصی تحقیقاتی ٹیموں نے مختلف الزامات کی روشنی میں ریکارڈ اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ حساس نوعیت کی دستاویزات سیل کر دی گئی ہیں۔ ان الزامات کے نتیجے میں قائم ہونے والے مقدمات کھلی عدالتوں میں چلائے جائیں گے۔

○ صدر لغاری نے گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے درمیان اختیارات کا مسئلہ طے کروا دیا ہے۔ میاں منظور وٹو کی طرف سے بھجوائی گئی سمری کی روشنی میں وزیر اعلیٰ کے اختیارات دوبارہ بحال ہو جائیں گے۔

○ حکومت پنجاب نے صدر سے مشترکہ مفادات کونسل اور فنانس کمیشن کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ پر بھی نظر ثانی کی درخواست کی گئی ہے۔ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے مسئلے پر صوبوں سے اتفاق رائے حاصل کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے بتایا ہے کہ انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کا کام سینٹ کے انتخابات کے بعد کیا جائے گا انہوں نے بتایا کہ حالیہ انتخابات کے بعد ملک بھر سے کل ۱۲- انتخابی عذر داریاں داخل کی گئی ہیں جن میں سے ۹ صوبائی ٹریبونلز کو بھیج دی گئی ہیں ایک مسترد کر دی گئی ہے اور دو کے فریقوں کو اظہار وجوہ کے نوٹس بھیج دیئے گئے ہیں۔ سینٹ کی ۴۱ نشستوں کا انتخاب آئندہ مارچ میں ہو گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی زندگی میں کبھی مارشل لاء نہیں لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ فوج کی تنظیم نو کر کے اس کے اختیارات محدود کئے جائیں۔ مشکل وقت میں جی ایچ کیو میں ہونے والے فیصلے وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ فوج کے سربراہ کی حفاظت کا انتظام فول پروف نہیں لیکن جب بااثر افراد کسی کو قتل کرنے کا سوچ لیں تو اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۶۹ فیصد عوام کسی تیسری طاقت کے منتظر ہیں سیاست میں تیسری قوت کی گنجائش ختم نہیں ہوئی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں ۱۸- مجاہدین شہید ہو گئے جبکہ ۷- بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں چار افغان مجاہدین بھی شامل ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم حکومت سے مکمل تعاون کرے گی۔ حکومت بھی ہمارے مطالبات پر غور کرے۔ سندھ کے متعلق پالیسیاں بناتے وقت ایم کیو ایم کو اعتماد میں لیا جائے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر ۸- دسمبر سے ۱۱- دسمبر تک ایران کا دورہ کریں گی وہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں چین بھی جائیں گی۔

○ تمام کواپریٹوز کی آمدنی اور سٹاک ایکسچینج کی آمدنیوں پر انکم ٹیکس نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کو فٹ بال بے نظیر نے بنایا ہے۔ وہ اپنے غیر ملکی ٹی وی انٹرویو پاکستان میں دکھائیں۔ انہوں نے اقتدار سے محرومی کے بعد اس مسئلے پر پاکستان کو بدنام کیا۔ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کے لئے انہیں اپوزیشن اور عوام کی لاشوں پر سے گذرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پاک امریکہ تعلقات کا حامی ہوں لیکن کسی سے دوستی کے لئے اپنی بقا کا سودا نہیں کر سکتے۔ امریکی امداد کی بحالی کی بجائے اس کے بغیر زندہ رہنے کے انتظامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خلاف کوئی بدعنوانی بے ضابطگی یا بددیانتی ثابت ہو جائے تو سیاست چھوڑ دوں گا۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان پر حملے کی حماقت کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ مجید ملک نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ نائب وزیر خارجہ کے حالیہ دورے کے دوران ایٹمی صلاحیت ختم کرنے کا معاہدہ طے پا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور ان کے وزراء کے خلاف جس قدر تحقیقات چاہیں کر لیں کچھ ثابت نہیں ہو گا۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر اربوں روپے کے ٹیکس ادا نہ کرنے والوں سے وصولی کی مہم تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایف آئی اے سمیت مختلف حساس اداروں نے بڑے ٹیکس نادہندگان کے کوائف اکٹھے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے دعویٰ کیا ہے کہ میں مسلم لیگ کے تمام گروپوں کا سربراہ ہوں۔

○ سڑکوں کی مرمت نہ کرنے پر تین محکموں کے خلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

لئے پیش کئے جائیں گے۔ آپ سے امید کی جاتی ہے کہ آپ اس طرف پوری توجہ دے رہی ہونگی۔ جلد از جلد وعدہ جات کی فہرست مکمل کر کے محترم وکیل المال صاحب اول کو بھجوا دیں۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے

بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے

کلاسیں یکم دسمبر ۱۹۹۳ء سے شروع ہونگی

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منظور شدہ ربوہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS-250/-

---عورتوں کیلئے کورس---

STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-

ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) دھون

فون ۶۰۶-۷۷۱

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائیر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

جہاں بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور

فون: ۷۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

پتہ